خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 50

Track 1

Time 01:29:11

روحانی علوم کیا ہیں ؟

... اعو ذ با للہ

... بسم اللہ

...لہ انزلنہ هذا القرآن الا

معزیز سامعین خواتین و حضرات السلام و علیکم ...ابھی آپ نے چندتقریریر سنی جن میں آپ کو یہ بتا یا گیا ہے جومحفل سجی ہے اس وقت یہ گو رنگی میں عظیمیہ روحانی لائبری کا احاطہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے فضل و کرم سے علم کا ایک چشمہ گو رنگی میں ابھر ا ہے جس طرح کہیں بھی بہ ابوگیا میدان میں چشمہ نکل آتا ہے اور اس چشمہ سے نا صرف یہ کہ انسان فا ئدہ اٹھا تے ہیں دو سری مخلوقات بھی اس چشمہ سے فا ئدہ اٹھا تی ہیں ایک یہ بات بھی آپ نے سنی ہو گی جہاں چشمہ ایک بار ابھر تا ہے اس کے لئے کسی پبلی سٹی کی ضرورت نہیں پڑتی بتا نا نہیں پڑتا ڈھنڈورا نہیں کر نا پڑتا چشمہ جو ہے وہ خود اپنی شناخت ہے اور چشمہ خود اس بات کی علامت ہے کہ لوگ وہاں جا تے ہیں اور اپنی پیا س بھجاتے ہیں علم کی صورت بھی ایک چشمہ کی طرح ہے جس طرح ایک چشمہ سے اللہ کی مخلوق فا ئدہ اٹھا تی ہیاسی طرح علم سے بھی نو ع انسانی فا ئدہ اٹھا تی ہے اور نو ع انسانی اور حیوانات میں جب ہم عقل وشعور کا تذکر ہ کر تے ہیں تو وہاں ایک ہی بات نظر آتی ہے عقل و شعور مکھی میں بھی ہے ، چیونٹی میں بھی ہے ، ہا تھی میں بھی ہے ، درختوں میں بھی ہے پر ندوں میں بھی ہے ، اسی طرح انسانوں میں بھی ہے ،عقل و شعور کی بنیا دپر حیوانات اور انسانوں کا مقابلہ کیا جا ئے تو یہ تو کہا جا سکتا ہے انسانوں میں عقل و شعور زیادہ ہے جا نوروں میں عقل و شعور کم ہیں لیکن ہمیں بہت ساری با تیں ایسی بھی ملتی ہیںجہاں ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ حیوانات بھی بعض حا لات میں انسانوں سے زیادہ عقل و شعور رکھتے ہیں مثلاً کتے میں سونگھنے کی حس بہت زیادہ ہے ،مثلاً الو رات کو اس طرح دیکھتا ہے جس طرح ہم دن میں دیکھتے ہیں اور ہم رات کے اندھیرے میں اس طرح نہیں دیکھ سکتے جس طرح الو دیکھتا ہے،پر ندے جس طرح ہوا میں اڑتے ہیں انسان جہاز بنا کر اس میں اڑا تو سکتا

ہے لیکن پر ندوں کی طر ح نہیں اڑ سکتا تو اڑنے کا تذکر ہ آئے گا تو ہمیں یا ملا
یہ کہنا پڑے گا کہ پر ندے انسانوں سے زیادہ با صلاحیت ہے پرواز کے جب عقل و
شعور کا تذکر ہ آتا ہے تو ہماری نظر شہد کی مکھی پر جا تی ہے ہر شخص نے
شہد کا چھتا دیکھا ہو گا ایک کھا نا اگر چھتے میں تو بیس ہزار کھا نے تقریباً ایک
چھتے میں ہو تے ہیں وہ بیس ہزار کھا نے یکساں با لکل برابر ہو تے ہیں پھر وہ
شہد جما کر نے کا جو نظام ہے جو سسٹم ہے وہ بھی آپ لوگوں نے پڑھا ہوگا
سنا ہو گا بتا یا جا تا ہے کہ جو مکھیاں شہد لا تی ہیں ان کی با قاعدہ چیکنگ
ہو تی ہے چھتے میںایسی مکھیا ں سپا ہی ہو تی ہیں جوشہد لا نے والی مکھی
کو چیک کر تی ہیں وہ یہ دیکھتی ہیں یہ جو مکھی شہد لیکر آئی ہے اس میں
کو ئی ناخز بات تو نہیں ہے اس میں کو ئی ذہریلا ما دہ تو نہیں ہے اگر وہ
مکھی جو شہد لیکر آئی ہے کو ئی نا خز چیز اس نے اٹھا لی ہے توساری مکھیا ں
مل کر اسے ہلا ک کر دیتی ہیں اور چھتے میں نہیں جا نے دیتی اس کے بارے میں
یہی کہا جا ئے گاان کے اندر سوچنے کی سمجھنے کی سونگھنے کی پر کنے کی
صلاحیت بہت زیادہ ہے جس طرح انسان کے اندر پر کنے کی سونگھنے کی صلا
حیت موجود ہے ۔اس طرح شہد کی مکھی میں بھی یہ صلاحیت بدرجہ عطب
بہت ہے ۔اس کے علاوہ درخت ہر درخت پہلے ایک چھوٹا سا بیج ہو تا ہے اس
بیج میں سے درخت نکلتا ہے اس درخت میں بھی اپنی صلاحیت موجود ہے مثلاً
کبھی آپ نے یہ نہیں دیکھا ہوگا کہ آم کے اوپر امرود لگے ہوں یا امرود کے اوپر
بیر لگے ہو ئے ہوں اس کا بھی یہی معنی نکلتے ہیں کہ درخت اس بات کو جا نتا
ہے کہ میں آم کار دخت ہو ں میرے اوپر آم کی لگنے چا ہئے، بیر کا درخت جا نتا
ہے میں بیر کار دخت ہو ں میرے اوپر بیرکی لگنے چا ہئے امرود یا املی میرے اوپر
نہیں لگ سکتی جس طرح انسان کا اپنا ایک معاشرہ ہے اس معاشرے کی انسان
پا بندی کر تا ہے اسی طرح کبوتروں کا ایک معاشرہ ہے، کووں کابھی ایک
معاشرہ ہے ،کبوتروں کا بھی اپنا ایک میزاج ہے ایک طرز زندگی ہے ،کووں کابھی
اپنا ایک میزاج ہے ایک طرز زندگی ہے ۔جس طرح انسان انسانوں میں بیٹھتا اٹھتا
ہے کو ئی انسان بھیڑ بکر یوں میں جا کر نہیں بیٹھتا اسی طرح آپ نے دیکھا ہو
گا کہ کوے کبوتروں میں نہیں بیٹھتے کبوترکووں میں نہیں بیٹھتے یعنی کبوتراپنی
نوع کے بارے میں وہ تمام اطلا ت رکھتا ہے جو اطلا ت انسان اپنے بارے میں رکھتا
ہے یہ اتنی زیادہ با تیں ہیں اگر آپ غور کر یں تو گھنٹوں ہفتوں گزر جا ئیں گے
اور یہ تقبولی تقاضہ جو ہے یہ ختم نہیں ہوگا زمین کے آپ دیکھیں زمین کے طبق
ہو تے ہیں اب زمین کے طبق میں آپ کو لو ہا بھی ملے گا ، زمین کے طبق میں
آپ کو کو ئلہ بھی ملے گا ،کو ئلے کی کان میں آپ کو ہیرا بھی ملے گا جہاں
مختلف قسم کے بہ کار پتھر ہیں وہاں آپ کو جوہرات بھی ملیں گے تو اس کا
مطلب یہ ہے کہ زمین بھی اپنے طبغات سے واقف ہے زمین کو بھی اس بات کا
علم ہے کہ اگر مخصوص پرو سیس کے تحت مجھے جوہرا ت پیدا کر نے ہیں تو
جواہرات ہی پیدا کرنا ہے ،لوہا پیدا کر نے ہیں تو لوہاہی پیدا کرنا ہے ،ایسا

نہیں ہو گا جہاں لو ہے کے پہاڑ ہو نگے وہاں آپ کو چا ندی بھی مل جا ئے
سونا بھی مل جا ئے طبقات ہیں جنہوں نے پڑھا ہے زمینوں کا تو طبقات میں زمین
تقسیم ہے اور ہر زمین اپنی صلاحیت سے بھی واقف ہے اپنے علم سے بھی واقف
ہے اور اپنی ضرورت سے بھی واقف ہے لہذا یہ کہنا کہ انسان اللہ کی بنا ئی ہو
ئی دو سری مخلوقات سے عقل و شعور کی بنیاد پر ممتا ز ہے صیحح بات تو یہ
ہے اس لئے عقل و شعور ہر چیز میں ہے ابھی ہمارے بھا ئی نے وہ آیت پڑھی
تھی انا اردنہ ...کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت سموات پر، زمین پر ،پہاڑوں پر پیش
کی ۔سب نے یہ کہا صاحب اگر صاحب ہم نے یہ امانت اپنے کندھوں پر اٹھا لی تو
ہمارا تو وجود ہی نہیں رہا ہم ختم ہو جا ئیں گے یہ کہنا اما نت کہ اٹھا نے سے
ہمارا وجود ہی ختم ہو جا ئے گا کیا عقل و شعور کی دلیل نہیں ہے کیا اس بات
کا سوال نہیں رکھتا کہ زمین میں بھی ،آسمان میں بھی،پہاڑ میں بھی کسی چیز
کو قبول اور ردکر نے صلا حیت بھی موجود ہے سمجھ بھی موجود ہے ہنا کہ یہ
اس کو بول کر نے کی صلاحیت موجود ہے یا رد کر نے کی صلاحیت مو جو د ہے
وہ اس بات سے بھی واقف ہے کہ ہماری اپنے ساکت کتنی ہے اپنی صلاحیت کتنی
ہے ۔ثا بت ہوا زمین جس کو ہم بے جان کہتے ہیں زمین کے وہ ذرات جن کو ہم
اپنے پا ئوں رونگتے رہتے ہیں اس میں بھی عقل ہے ان میں بھی شعور ہے ان
میں بھی سمجھ ہے بھئی وعرض یہ کر نا چا ہا رہا تھا انسان عقل و شعور کی
بنیا د پر کسی بھی طرح دو سری مخلوق سے ممتاز نہیں ہے پھر انسان کس
طرح ممتا زہے انسان کس طرح تمام مخلو قات میںاشرف ہے اس کو اللہ تعالیٰ
نے بڑی وضاحت کے ساتھ قرآن پاک میں بیان فرما یا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
کہ فرشتے کو اکٹھا کر کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں زمین میں اپنا نا ئب بنا
نے والا ہوں نا ئب سے مرا د یہ ہے کہایسا بندے تخلیق کر رہا ہے ہوں جو میری
نیا بت کے فرائض پو رے کر ے اور میری اختیارات کر ے ۔خلیفہ بنا ئوںگا خلیفہ
معنی نا ئب ایسا نا ئب جس کو اختیارات تفہض کر دئیے جا ئیں اور وہ اختیارات
استعمال کر ے ۔فرشتوںنے کہا اللہ تعالیٰ جو آپ اپنا خلیفہ بنا رہے ہیں اس کی
جو تخلیق ہے اس تخلیق میں جو چیزیں ہم دیکھ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ فساد
کر ے گا خون خرا بہ کر ے گا زمین کو ہلا کت سے قریب کر دے گا ۔تو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا جو ہم جا نتے ہیں وہ تم نہیں جا نتے اور پھر آدم کو یہ سب لوگ جا نتے
ہیں آدم کو صفات کا علم عطا کیا اللہ تعالیٰ نے تخلیقی فا رمولوں کا تخلیقی لو
کیشن کا آدم کو علم عطا کیا تا کہ آدم اللہ تعالیٰ کی خلافت اور نیا بت کے فرا
ئض آسان طریقے سے انجام دے سکے ۔فرشتے کو اس سے اطراز تھا کہ یہ خون
خرا بہ اور فساد کر ے گا اور تیری حمد و ثنا ء کے لئے ہم کا فی ہیں اللہ تعالیٰ نے
آدم سے کہاکہ میں نے جو علوم تجھے سیکھا دئیے ہیں ان کو بیان کر آدم علیہ
السلام نے اللہ تعالیٰ کے سیکھا ئے ہو ئے علوم تخلیقی علوم بیان کر نا شروع کر و
فرشتوں نے جب ان علوم کو سنا بر ملا پکار اٹھے ہم آپ کی تسبی بیان کر تے
ہیں آپ کی پا کی بیان کر تے ہیں ۔ہمیں اتنا ہی علم ہے جتنا آپ نے سیکھا

دیااور اس کے بعد فرشتوں نے آدم کی نیابت اور خلا فت کو قبول کر کے آدم کی
حا کمیت کو قبول کرتے ۔اس سارے قرآنی واقعے سے ایک ہی بات سمجھ میں
آتی ہے اس کے علاوہ دو سری بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب تک آدم کو اللہ
تعالیٰ نے اپنے خصوصی علوم منتقل نہیں کئے فرشتے تو آدم کو نہ سجدے کیا نہ
فرشتوں کی حاکمیت کو قبول کیا آدم کی حاکمیت کو قبول کر نا فرشتو ں نے
قبول کیا ،زمین نے قبول کیا ،آسمانوں نے قبول کیا ،اس بنیاد پر قائم ہے آدم کے
پاس اللہ تعالیٰ خصوصی علم ہے ایسے خصوصی علم جو نہ فرشتوں کو آتے
ہیںنہ جنات کو آتے ہیں اور نہ آسمان اور زمین کی کسی مخلوق کو عقل و شعور
تو فرشتوں کے پاس بھی ہے عقل و شعور کی بنیا دپر فرشتے یہ کہہ رہے ہیں یہ
آدم جو ہے زمین پر فساد کر ے گا خون خرا بہ کرے گا اور تسبی اور تخلیق کے لئے
ہم کا فی ہیں لیکن جب علوم آدم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منتقل ہو گئے اور
آدم نے ان علوم کو بیان کر دیا تو فرشتوں نے آدم کی حاکمیت کو قبول کر لیا ۔او
ر ثابت ہوگیا انسان کا شرف انسان کی فضلیت انسان کی نیا بت اور خلا فت کا
تعلق عقل و شعور سے نہیں ہے اس علم سے جو خصوصی علم اللہ تعالیٰ نے آدم
کو منتقل کیا ہے عقل و شعور کے اعتبار سے کا ئنات میں کو ئی شئے ایسی آپ کو
نہیں ملے گی جس میں عقل و شعور نہ ہو کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں مکھی میں
عقل و شعور نہیںہے کیا کو ئی آدمی یہ کہہ سکتا ہے چیونٹی میں عقل و شعور
نہ نہیں اتنا عقل و شعور ہے کہ وہ بر سات کے زما نے کے لئے پہلے ہی سے اپنے
رشن کا ذخیرہ جمع کر لیتے ہیں آپ لو گوں نے دیکھا ہو گا آپ لوگوں نے دیکھا ہو
گا جا نور دھوپ سے با رش سے آندھی سے طو فان سے اپنے بچائو کے لئے تدبیر کر
تے ہیں جانور اپنے حساب سے تدبیر کر تے ہیں انسان اپنے حساب سے تدبیر کر تے
ہیں لیکن تدبیر دونوں کر تے ہیں تدبیر بجا ئے خود اس بات کی علامت ہو تی ہے
کہ اس کے اندر عقل و شعور ہے لہذ اعقل و شعور کی بنیاد پر کو ئی انسان
کسی دو سری مخلوق سے افضل نہیں ہے انسان اگر افضل ہے دو سری مخلوق
سے انسان صرف علم کی بنیاد پر جو لوگ علم حاصل کر لیتے ہیں ان کی زندگی
ان لوگوں کے مقابلہ میں بالکل مختلف ہو تی ہے جو علم حاصل نہیں کر تے مثلاً
انڈین ہیں اب ان کی یہاں علم نہ ہو نے کی وجہ سے ان کی یہاں کو ئی تہذیب
ہی نہیں ہے جنگل میں ایسے انسان آپ کو ملے گے جن کو ستر پو شی کا ہی
علم نہیں ہے جن کو یہی علم نہیں گھر بھی کو ئی چیز ہو تی ہے ۔ جب انسان
نے علم سیکھا جیسے جیسے علم میں اضافہ ہو تا رہا انسانی معاشرہ تشکیل پاتا
ہے ۔جتنا علم بڑھتا رہا اس علم کی بنیا د پر انسان دو سرے حیوانات سے ممتا ز
ہوتا رہا اور جہاں انسان برادری کے پاس علم نہیں ہے ان انسانو ں کی زندگی
حیوانوں سے قتر مختلف نہیں ہے دونوں کی ایک ہی ہے یہ ہر آدمی جانتا ہے
معاشرہ جب بنتا ہے تو اس کی بنیاد علم ہو تی ہے ۔جب کو ئی معاشرہ تشکیل
پا تا ہے اس معاشرہ کے آداب و قواعد و ضوابط حصول جب بھی بنتے ہیں وہ
علم کی بنیا د پر عقل کی بنیاد پر نہیں بنتے اگر عقل کی بنیا د پر معاشرہ بنتے تو

کتے بلیوں کے بھی معاشرے ہو تے تو اب یہ کر نا ہے انسان کی جو فضلیت ہے
انسان کا جو شرف ہے اس بنیاد پر ہے کہ ا س کو علم آتا ہے اور اس کے اندر
اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم منتقل کر دئیے اور علم سیکھنے کی صلاحیت اس کے اندر
ہے اب علم کی درجہ بندی اگر آج علم نہیں ہوتا ہے نقشے نہ بنتے گھر نہ بنتے
سڑکیں نہ بنتی شہرر آبا د نہ ہو تے ا اگر یہی علم لباس کے بارے میں منتقل نہ
ہوتا نئے نئے لباس بنتے ،نئی نئی فیکٹریاں قائم کی ہیں یعنی ایک علم و ہے کہ
جس کی بنیاد پر آپ دنیا میںبا عزت ہو کر باوقار ہو کر زندگی گزارتے ہیں آپ جا
نتے ہیں کہ ا یک شہر ایسا ہے یا ایک محلہ ایسا ہے کہ جس میں پڑھے لکھے لو
گ بہت زیادہ ہیںاور ایک محلہ ایسا ہے کہ جس میں جہا ہل بہت زیادہ ہیں
یقینا ہم اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے وہ محلہ جہاں پڑھے لکھے لوگ
افرادزیا دہ ہیں جہاں پڑھے لکھے لوگ افرادزیا دہ نہیں ہیں وہ معزیز ہیں اس
محلے سے جہاں پڑھے لکھے لو گ زیادہ ہیں اسی صورت سے حکو مت کے
معاملات آتے ہیں،کا رو با ر کے معاملات آتے ہیں ،اقتدا ر کے معاملات آتے ہیجہاں
بھی عزت او ر مرتبت کا سلسلہ سامنے آتا ہے وہاں عزت و مر تبت پر راض و فا
ئز ہو تے ہیں جہاں جو علم سیکھ لیتے ہیں جو لوگ جا ہل رہتے ہیں عزت و مر
تبت سے دور ہو جا تے ہیں ان کی نہ کو ئی قدر و مر تبت ہو تی ہے بھیڑ
بکریوں کی طرح ان کا شمار ہو تا ہے یہ وہ علم ہے جو ہم دنیا میں با عزت
رہنے کے لئے سیکھتے ہیں کو ئی بھی علم ہو بڑ ائی کا علم ہو سکتا ہے ،لو ہارکا
علم ہو سکتا ہے ،انجیرنگ کا علم ہو سکتا ہے ،سائنسی علوم ہو سکتے
ہے ،کسی بھی قسم کا علم ہو سکتا ہے جہاں علم ہو گا وہاں عزت ہو گئی
جہاں علم ہو گا وہاں مر تبہ ہو گا جہاں علم ہو گا وہاں توقیر ہو گی جہا ں
جہالت ہو گی وہاں ذلت و سوائی ہو گی تو دنیا وی اعتبار سے بھی علم کی
فضلیت پو ری طرح واضع او ر صاف ہے کو ئی عقل کا اندھا اس بات سے انکا ر
نہیں کر سکتا کہ علم کی فضلیت ثابت نہیں ہے جہالت زیادہ اچھی ہے علم کے
مقابلے میں یہ دنیا وی علوم ہیں جو لوگ مہا رت حاصل کر لیتے ہیں وہ معزیز
ہو جا تے ہیں زمین پر معزیز ہو جا تے ہیں دو سرے اقوامیمیں معزیز ہو جا تے
ہیں آج امریکہ اس بنیاد پر معزیز ہے علم کی بنیاد پر معزیز ہے علم پر انہوں نے
ایسی ریسرج کی ایسی تلاش کی کہ اس ریسرج کی بنیاد پرہر طرطرح کی ٹیکنا
لو جی انہو ںنے نکا ل دی کہ جس کیی بنیاد پر ساری دنیا میں امریکہ عزت کی
نظروں سے دیکھا جا تا ہے نا صرف یہامریکہ عزت کی نظروں سے دیکھا جا تا
ہے بلکہ دنیا کا بڑا حصہ اس کا محتاج ہے یعنی علم کی بنیاد پر ایک قوم نے
دوسری تمام قوموں پر بر تر ی حاصل ہے اب سے با رہ سو سال پہلے یہی صوتے
حال مسلمانوں کی تھی مسلمانوں میں علم را ئج تھا ہر ہر قسم کا علم
مسلمان کے اندر موجود تھاریسرج موجود تھی ایجا دا ت موجود تھی مسلمان کے
اندر جب تک علم کا زوق رہا مسلمان جب تک علوم و فنون جب تک حاصل کر تے
رہے ساری زمین کے اوپر ان کی حکمرانی قائم رہی آپ تا ریخ اٹھا کر دیکھ لیں

ہر جگہ اسلام کا چر چہ ،ہر جگہ اسلام کا نعرہ ہر جگہ اسلامی علوم کی شان
ہی الگ تھی جدھر چلے گئے حکمراں ہو گئی جدھر قدم اٹھ گئے حکمراں ہو گئے
علم کی بنیاد پر جیسے جیسے مسلمان قوم علم سے دور ہو رہا اور وہ قوم جو
مسلمانوں کی محکوم تھی وہ علوم حاصل کر تی رہی مسلمان پس ہو تا چلا گیا
اور جن قوموں نے علوم حاصل کیا وہ حاکم بنتے چلے گئے اور ان کی حیثیت جو ہے
اعلیٰ اور افسر ہو گئی ۔جس طرح دنیا وی علوم حاصل کر کے کو ئی انسان بر
تر ی حاصل کر تا ہے اسی طرح روحانی علوم کی بھی اپنی ایک حیثیت ہے ۔اللہ
تعالیٰ نے جو آدم کو علوم سیکھا ئے وعلما آدم الاسماء ...اللہ تعالیٰ نے اپنی
تخلیقی صفات یعنی وہ صفات جو کا ئنات کو تخلیق کر تی ہوں تمام صفات آدم
کو سیکھا ئے اب وہ علم یہ ہے کہ جس کو دیکھ کر سن کر سمجھ کر فرشتوں
نے بھی آدم کی حا کمیت کو قبول کیا یہ وہ علوم ہیں دنیا سے ہٹ کر جن کو
روحانی علوم کہا جا تا ہ جتنے پیغمبر دنیا میں تشریف لا ئے انہوں نے دنوں علوم
حاصل کر نے کے لئے نوع انسانی کو دعوت د ی دنیا وی علوم حاصل کر نے کی
دعوت دی جیسے آپ نے سنا ہے سیدنا حضور الصلوٰ ۃ والسلام کے اگرعلم چین
میں ملے تو وہاں سے بھی جا کر چھین لو ظا ہرہے چین میں علم القرآن تو
سیکھنے نہیں جا ئے گا آدمی مکے سے مدینے سے قرآن سیکھنے تو نہیں جا ئے گا
مقصد حضور پا ک ﷺ کا یہ ہے دنیا وی علوم بھی پو ری طرح سیکھو اوررو حانی
علوم بھی پو ری طرح سیکھو رو حانی علوم اور دنیا وی علومکا مقصد ذخیرہ
قرآن پاک کا ہے اللہ تعالیٰ نے قرؤن پاک میں فرمایا لایغدو ...کہ قرآن ایک ایسی
جامعہ مکمل علمی دستاویز ہے کہ جس میں چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے
بڑی ہر ب ات کو وضاحت کے ساتھ بیان کر دی ہے قرآن میں سائنسی علوم بھی
ہیں ،قرآن میں ایجا دات بھی ہیں ،قرآن میں زمین کو تسخیر کر نے کے فارمولے
میں موجود ہیں اور اقرآن میں آسمان کو تسخیر کر نے کے فا رمولے بھی ہیں ان
میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وسخرا ...ہم نے انسان کے لئے زمین کو آسمانوں کو
زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے سب کا سب انسانوںکے لئے محکوم ہے
انسانوں کے لئے مستخر کر تا ہے مستخر کر نے سے مراد یہ ہے کہ آپ کی
حاکمیت قائم ہے زمین پر اور زمین اور آسمان پر اب حاکمیت آپ یوں
کہیے گے روز سورج نکلتا ہے اور آپ کو دھوپ دے کر شام کو غروب ہو جا تا ہے
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محکوم کر دیا ہے آپ کے لئے سورج کو محکوم کر
دیا ہے اس لئے صبح نکلتا ہے اور شام کو وہاں ہو تا ہے جہاں وہ غروب ہو تا
ہے یہ حاکمیت انسان کی اپانی جگہ قائم ہے لیکن اس میں انسان کا اپنا ذاتی
وصف میں وہ زیر بحث نہیں ہے اب ذاتی وصف زیر بحث آتا ہے لوگوں نے سیدنا
حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام نے نظر اٹھا ئی اور چا ندکی طرف اشارہ کیا اور
ایسے گر گئے چاند کے ٹکڑے پتھر نے بھی کلمہ پڑھنا شروع کر دیا ور درخت نے
کہاکہ جہاں سے خطبہ فرمایا کر تے تھے تو کچھ کلو میٹر کے درخٹ نے رو نا
شروع کر دیا اور مسجد میںموجود تمام صحابہ اکرام نے اس درخت کے رو نے کو

سنا حضور پاک ﷺ تشریف لیجا رہے تھے دیکھاوہ رو رہا ہے ،اس کے اوپر ہا تھ
پھیرا اس سے پو چھا تیرا کیا حال ہے ؟اس کو مالک کو بلایا اور اس سے مالک سے
کہا کہ یہ تیرا اونٹ جو ہے یہ تیری شکا یت کر رہا ہے یہ کہتا ہے کہ کام تو
مجھ سے پو را لیتا ہے لیکن کھا نے پینے کو نہیںدیتا میں کمزور ہونا چاہتاایسی
صورت سے حضرت سلیمان کے واقعے میں آپ غور کر یں ہوا پر ان کی حکومت
تھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے ہوا کو حضرت سلیمان کے تا بعے کر دیا اور
سلیمان کو یہ بتا دیا کہ ہوا تیرے تابعے ہے او رتجھ سے یہ سرکشی نہیں کر ے
گی پیغمبران علیہم الصلوٰ ة والسلام کے قصے اگر آپ پڑھیں تو لوگوں نے پڑھنا
ہی چھوڑ دئیے اب تولوگ کہانیاں پڑھتے ہیں ناولے پڑھتے ہیں ایسی کہانیاپڑھتے
ہیں جس میں کو ئی سر پیر ہی نہیں ہو تے جس میں س

Sispans

ہو جس مین دہشت ہو یا جس میں جنسی لذت ہووے ہمارا شعا ر بن گیا پڑھنے
کا پیغمبرا ن علیہم الصلوٰ ة والسلام کے اگر آپ قصے پڑھیں تو اور اس کے اندر
تفکر کریں تو ہر قصے میں آپ کوایک قربت نظر آئے گی ہر قصے میں آپ کو ایک
بات کی نشا ندہی ہو گی اللہ تعا لیٰ نے ہر پیغمبر کو حکمت دے کر یہاں بھیجا
ہے او رحکمیت اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو عطا کی وہ حکمت پیغمبروں تمام نوع
انسانی کو بتا یا تاکہ انسان اپنے ازلی اشرف سے واقف ہو انسان کے اندر یہ یقین
متحرک ہو جا ئے انسان دراصل اللہ کے علوم کا آمین ہے انسان کی فضلیت
دراصل یہ ہے کہ انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کے وہ خصوصی علوم ہیں جو علوم
انسان کے علاوہ کسی دوسری مخلوق کے پا س نہیں ہے ،جب تک انسان اپنی
ازلی شرف کو تلاش نہیں کر ے گا جب انسان اپنے باپ آدم کے ورثے علم الاسماء
کو حاصل کر نے کی جدو جہد نہیں کر ے گا اس وقت انسان محکوم رہے گا ذلیل
رہے گا پس رہے گا بے سکون رہے گا پر یشان رہے گا اس کے اوپر دہشت اور
خوف کے سائے منڈلا تے رہے گے اور جب انسان اپنا ازلی شرف حاصل کر کے اپنے
باپ آدم کے ورثے کو تلا ش کر ے گا تلاش کہاں کرے گا وہ تو موجود ہے قرآن کوآ
دم ہی کا ورثہ تو ہے قرآن پاک علم الاسماء ہی تو ہے قرآن پاک وہ امانت ہی
تو ہے جس امانت کو اٹھا نے کے لئے زمین آسمان کی تمام مخلوقات نے انکار کر
دیا اور انسان نے اس کو اپنے کندھوں پر اٹھا یا تو یہ ساری تقریر سے یہ ساری
بات سے ایک ثبوت ایک نتیجہ مرا تب ہو تا ہے وہ یہ ہے کہ اگر انسان اپنے باپ
آدم کا ورثہ علم الاسماء سیکھ لے تو وہ اللہ کا نائب ہے اللہ کا خلیفہ ہے اللہ
کی نیابت سے داخل ہو کر اللہ کیاختیارات سے کا ئنات میں تصروف ہے ،لیکن
اگر انسان اپنے باپ آدم کے ورثے کو حاصل نہیں کر تا تو انسان کی حیثیت جا
نوروں سے بھی زیادہ ممتاز ہے ہبات وہی ہے عقل و شعور تو جا نوروں میں ہے
یہ با ت محسوس کر کے کہ انسان کا امتیاز یہ ہے کہ اس کو علوم حاصل ہیں
اللہ تعالیٰ نے انسان کو علوم سیکھنے کی صلاحیت دی چاہئے وہ دنیا وی علوم

ہوں یا روحانی علوم ہوں چاہے وہ آسمانی علوم ہوںعلوم سیکھنے کی صلاحیت
آپ نے نہیں دیکھا ہو گا کہ بکر ی نے کو ئی میٹرک کر لیا ہو یا کسی گا ئے بھنس
نے میٹرک کر لیا ہو کسی اور جا نور نے پہلی دو سری کلا س مطلب یہ ہے
صلاحیت ہی نہیں ہے علم سیکھنے کی صلاحیت ہے تو صرف آدم کو ہے کیوں کہ
ا نسان نے اس صلاحیت کو دفن کر دیا انسان اس صلاحیت کو استعمال ہی نہیں
کر تا بھول گیا اپنے اسلاف کی قدر مشقت اپنے اسلاف کاعروج ،اپنے اسلاف کا
دبدبہ اس کے ذہن سے نکل گیا کیوں نکل گیا اس لئے کہ اس نے علم سیکھنا چھوڑ
دیا ہے سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے امام حضور قلندربابااولیا ء نے نو ع انسانی کی
جو نبض دیکھی اس نبض میں یہ بات تشکیل ہو ئی کہ اگر انسان اپنے علوم کو
جو اس کا ورثہ ہے جو اس کے علوم ہیں دوبارہ حاصل کر لے دو بارہ سیکھ لے تو
پھر اس کو عروج حاصل ہو جا ئے گا ہد نیا وی علوم سیکھ لے تو دنیا وی علوم
سیکھ جا ئے گا روحا نی علوم سیکھ لے تو کائنات پر حکمرانی قائم ہو جا ئے گی ۔
اور جب کا ئنات پر حکمرانی قائم ہو جا ئے گی تو اس کے اندر سے پریشانیاں اس
کے اندر سے عدم تحفظ کااحساس اس کے اندر سے خوف اور اس کے اندر سے غم
نکل جا ئے گا ۔انسان کے پاس صرف محبت رہے جا ئے گی ،انسان کے پاس صرف
سکون رہے جا ئے گااورانسان کے پاس صرف اللہ کی دو ستی رہے جا ئے گی ،
اللہ انا اولیا ء اللہ ہے الا خوف ...اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ جو بندے
میرے دو ست بن جا تے ہیں ان کے اوپر سے غم اور خوف دونوں آپ غور فرما ئیں
اگر بندوں کے اندر سے غم اور خوف نکل جا ئے عافیت خوشی مسرت شادمانی
کے علاوہ کیا با قی رہے جا ئے گا ۔ یہ محسوس کر تے ہو ئے کہ نوع انسانی نے
علم کی طرف توجہ دینا چھوڑ دی ہے یا کم کر دی ہے عظیمیہ سلسلہ نے ایک
پروگرام بنا یا کہ نوع انسانی کو دنیا وی علوم کے ساتھ ساتھ نوع انسانی کو یہ بتا
یا جا ئے کہ دنیا وی علوم سیکھنے کے ساتھ ساتھ قرآنی علوم کو بھی سیکھا جا ئے
اور جب قرآنی علوم سیکھیں گے د نیا وی علوم بھی ساتھ ساتھ سیکھیں گے تو
ہمارے اندر عزت اور تو قیر جا جذبہ پیدا ہو گااور ہم اس بد حالی سے، بے
سکونی سے ،پر یشانی سے خوف اور ڈر کی زندگی سے وسوسوں سے ذلت اور
رسوائی سے آزاد ہیں اب اس کام کو عظیمیہ سلسلہ والوں نے شروع میں تو
اخباروں کے ذریعہ پیش کیا۔ آپ نے اخبار میں پڑھا ہو گا اخبار کا دامن جب کم
نظر آیا رو حانی ڈائجسٹ پرچہ نکالا روحانی ڈائجسٹ اس طرح نکلا اس طرح
شئر ہواکتنے سال اس کو خون دینا پڑاکتنے سال اس پر نقصان اٹھا یالیکن برحال
اللہ کے بھروسے پر تھی کہ کسی طرح نو ع انسانی علوم کی طرف متوجہ کرو ۔
خصوصاًرسول اللہ ﷺ کی امت پر علوم کی طرف متوجہ کریں سلسلہ جب بڑاتو
اللہ کا بہت بڑا کرم ہے جو لوگ تشریف لائے انہو نے نے صرف میری ساتھ
ہمدردی کی بلکہ میرے ساتھ ہر قسم کا تعاون کیا جسمانی تعاون بھی کیا،مالی
تعاون بھی کیا ، جب وہ اور تعاون پر آیا اور اچھے لوگ ملے نو جوان بچے ملے پر
بیٹھ کر یہ طے ہوا کہ حضور کے امتی علم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اب

صورت یہ ہے کہ ان کے گھر تک علم پہنچا یا جا ئے ان کے محلوں میں ایسے سینٹر قائم کئے جا ئیں تاکہ وہ اس طرف متوجہ ہو جا ئیں اور کیوں پہنایا جا ئے اس لئے جو حضور پاک ﷺ کی طرف سے ڈیوٹی لگی ہے وہ پوری ہو جا ئے اور جب ہم مریں تو سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ةو السلام کے دربار میں سپرد ہو کر حاضر ہو جا ئیں جو ڈیوٹی لگی ہے اس کو پو را کر یں باقی ما نے یا نہ مانے یہ طے ہوا کہ محلے محلے حضور پاک ﷺ کا وہ علم جس علم کی بنیا د پر ہم حضور کے امتی ہیں وہ علوم جس علوم کی بنیا د پر حضور پاک ﷺ رحمت العالمین ہیں وہ ان کی امت تک پہنچا ئے جا ئیں اور یہ سینٹر عظیمیہ روحانی لا ئبری کے نام پر قائم ہو ئے اب تک یہ بیس با ئیس یہ نوجوان بچے آپ کے بچے میرے بچے اللہ تعالیٰ انہیں مزید ہمت دے اللہ تعالیٰ ان کی کو ششوں کو قبول کر ے یہ ہم نے سینٹر قائم کئے اب آپ سب حضرات کا والدین کا والدین کے بچوں کا بہنوں کا بیٹیوں کا ما ئوں کا فرض ہے یہ جو آپ کے گھر پرہم پو رے علم کا ذخیرہ لے آئے ہیں آپ کے گھر پر آپ کے محلوں میں جو ہم نے علم کا چشمہ ابال دیا ہے اس سے آپ فائدہ اٹھا ئیں جتنا آپ ان علوم سے فا ئدہ اٹھا ئیں گے ظا ہر ہے اسی منا سبت سے آپ کی نسل خوشحال ہو گی پر سکون ہو گی آپ کی نسل کے اندر جو محرومی ہے، آپ کی نسل کے اندر جو محکومیت ہے آپ کی نسل کے اندر جو احساس کمتری ہے آپ انشا اللہ علوم حاصل کر نے کے بعد ختم ہو جا ئے گی ۔ آپ سب حضرات تشریف لا ئے بلا شبہ یہ اس بات کی طرف اشا رہ ہے کہ آپ سب حضرات علم کے متلاشی ہیں آپ سب حضرات اپنے آبا ئو اجداداور اپنے اسلاف کا جو عروج کا زمانہ ہے اسے واپس لا نا چا ہتے ہیں اب صورت یہ ہے کہ اپ کے اندر جذبہ بھی ہے آپ کے اندر تڑپ بھی ہے آپ کچھ کر نا بھی چا ہتے ہیں اب ہماری جدو جہد اور کو شیشوں کی جدوجہد یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہﷺ کی طرف سے اولیا ء اللہ کی طرف سے حضور قلندر باباولیا ء کی طرف جو علوم ہمیںحاصل ہو ئے ہیں وہ ہم آپ کتا بی شکل میں آپ کے سامنے پو رے کے پورے رکھ دیں او ر وہ ہم نے اپنا فرض پو را کر نے کی کو شش کی ہے انشا اللہ جیسے جیسے وقت گزرے گا ہم آپ لوگوں سے پیسے نہیں ما نتے ہم آپ لوگوں سے چندے نہیںطلب کر تے،ہم آپ لوگوں سے کو ئی جسمانی خدمت نہیں لینا چا ہتے ،ہم صرف یہ چا ہتے ہیں کہ آپ قرآنی علوم سیکھیں ہم صرف یہ چا ہتے ہیں آدم کو اللہ تعالیٰ نے جو علوم منتقل کئے آپ آدم کے وارث ہیں اپنے باپ آدم کے ورثہ کو حاصل کر نے کی جدو جہد اور کو شش کر یں آپ دنیا وی علوم سیکھتے ہیں بڑی بڑی فیسیںادا کر تے ہیں کتا بیں خریدتے ہیں پنسیل خریدتے ہیں اسکول کی فیس دیتے ہیں ٹیوشن پڑھا تے ہیںکیوں اس لئے کہ آپ کے پیٹ کا ایندھن پورا ہو تا رہے ۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ انا اللہ یرز...ہم یہ کہتے ہیں دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ پیٹ کا ایندھن بڑھنے کے ساتھ ساتھ آپ اپنے اسلاف کا اپنے بزرگوں کا علم بھی حاصل کریں ہاوروہ علم روحانی علم ہیں، وہ علم قرآنی علم ہیں ،وہ علم آسمانی علم ہیں وقت کم ہے

ورنہ میں آپ کو بتا یاکہ اس وقت دنیا میں جتنی بھی سائنسی ایجا دات ہیں ہر
سائنسی ایجا دات کے بارے میں قرآنی آیا ت موجود ہے۔امریکہ جا نا مجھے اتفاق
ہوا انہیں نے آٹھ دس پرو گرام انہوں نے نکا لے تھے تو ووہاں میں نے اس پروگرام
میں اس بات کا اظہار کیا کہ میرے اندر سے ایک آواز آتی ہے۔ میرے اندر ایک آواز
ایک ہو تی ہے۔ کہ یہ جتنی سائنسی ایجا دات ہیں جتنے سا ئنٹس ہیں وہ قرآن
لئے بیٹھیں ہیں ہوہ قرآن پڑھتے ہیں ان قرآن کی آیا توں پر ریسرج کر تے ہیں
نتیجے میں کو ئی نہ کو ئی چیز ایجا د ہو جا تی ہے۔ ہاو راس ایجاد کا سہرا وہ
اپنے ما تھے پر باندھ لیتے ہیں وہ یہ نہیں بتا تے کہ ہم نے یہ ریسرج قر آن سے
کی ہے۔ جہاز کا فا رمولا معلوم کر نا چا ہئیں اگر آپ ٹا ئم اسپیس کو لش کر نے
کا فا رمولا تلا ش کر نا چا ہئیں قرآن میں موجود ہے۔ اگر آپ جانوروں کی اور
درختوںکی بولیاں سمجھنا چا ہئیں قرآن میں موجود ہے۔ اگر آپ ڈیفسز کا فا رمولا
معلوم کر نا چا ہئیں حضرت عزیز کے واقعے مے موجود ہے۔ ہاگر آپ پیما ئش کا
تذکر ہ اٹھا لیں اور زمین کی پیما ئش کر نا چا ہئیں قرآن پا ک میں موجود ہے۔ آج
سائنسدان کہتے ہیں ہر انسان پر روشنیوں کا بنا ہوا انسان ہے۔ سیدنا حضور
علیہم الصلوٰ ۃو السلام سے حضو ر نے فرمایا اللہ نو ری سموات والارض ...کہ
زمین اور آسمان میں جتنی بھی چیزیں ہیں وہ نور کے غلا ف میں بن رہی ہیں
چو دہ سو سال بعد سائنٹس نے ریسرج کی اور یہ کہا کہ ہر انسان کا ایک جسم
ہے۔ اور جسم کے اوپر روشنیوں کا حالا ہے۔ ہر جسم کے اوپر ایک اور روشنیوں کا
جسم ہے۔ اب آیت وپڑھیں اللہ نوری سموات ولارض ...کہ یہ ساری جو دنیا ہے۔ یہ
انسان کا جو جسم ہے، جو ز مین کا جسم ہے۔ جو آسمان کا جسم ہے۔ وہ اللہ کے
نور میں بند ہے۔ اور اس اللہ کے نور کی ایسی مثال ہے۔ چراغ میں کنجیل کنجیل
میں چراغ وہ ایسا لگتا ہے۔ جیسے ...وہ ایسا لگتا ہے۔ جیسے چمکتا دھمکتا ستارا
وہ ایک درخت کی طرح ہے۔ ...ایک درخت کی طرح ہے۔ جس کا نہیں شرک ہے۔ نہ
غرب ہے۔ اب آپ غور کر یں دنیا میں جو بھی کچھ چیز موجود ہے۔ اگر آپ اس کے
اوپر تفکر کریں آپ کو ایک درخت کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا کیا انسان کو
آپ درخت نہیں کہہ سکتے جس طرح درخت پر پھل لگتے ہیں انسان پر پھل نہیں
لگ سکتے کیا آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ نور ہی ایک درخت ہے۔ ہاور اس نور کے
درخت میں کا ئنات کے تمام افراد پھلو ں کی طرح لٹکے ہو ئے ہیں ہقرآن پر
اگرغور کیا جا ئے قرآم کے اندر تسخیری فا رمولوں کا مطا لعہ کیا جا ئے با لکل
وضا حت کے ساتھ یہ بات سامنے آجا تی ہے۔ کہ سائنٹس قرآن لے بیٹھا ہے۔ او
رقرآن کی آیاتوں سے ریسرچ کر کے نئی نئی ایجادات بعد میں اس بات کا ثبوت
فراہم ہوا امریکہ میں جب میں نے ٹی وی ہر تقریر کی تو بات سارے میں پھیل
گئی ہلوگ آنے جا نے شروع ہو گئے ٹیلفون پر آئے تو ایک صاحب نے بتا یا صاحب
ایک سائنٹس بہت بڑا سائنٹس پاکستان کسی طرح انہیں وہ علاقہ دیکھنے کی
ایجا زت مل گئی کہ جہاں سے انہوں نے چاند گا ڑی بھیجی تھی وہاں انہو ں نے
کہا مجھے بہت ساری چیزیں دیکھا ئی گئی ہتو ایک کمرہ بند تھا وہاں جا نے کی

ایجا زت نہیں تھی بڑی جدو جہد اور کو شش اور اس شرط کے ساتھ ایجازت
جانے دیا بندے کو ئی ساتھ نہیں ہو گا ہجب ااس کمرے کو کھو لا گیاتو وہاں ایک
صندوق تھا لو ہے کا اس صندوق کو جب کھو لا گیا تو وہاں قرآن پاک کھو لا ہوا
رکھا تھا کتنی ستم گرفتی ہے کتنی بد نصیبی ہے کہ قرآن ہمارا ہے جس
شخصیت پر جس ہا دی پر مقدس ہستی پر قرآن نازل ہوا وہ امر ہے ہم ان
کی امت ہے ہدعوی ہمارا یہ ہے کہ اللہ ہمارا ہے اللہ نے جو علوم ہمارے ہمارے اوپر
نازل کئے ہیں اس علوم سے غیر مسلم فا ئدے اٹھا رہے ہیں ہاور قرآن کے علوم
سے فا ئدے اٹھا کرانہوں نے ساری د نیا پر حاکمیت قائم کر لی ہے قصور ان کا
نہیں ہے قصور ہمارا ہے اللہ مسلمانوں کا نہیں ہے مسلمان تو وہ ہیں تو اللہ
کی کتاب کو پڑھیں انا اللہ لا یغد...اللہ نے قانون بنا دیا جو قومیں اپنی تبدیلی چا
ہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے وسائل پیدا کر دیتے ہیں کہ ان کے اندر تبدیلی آجا تی ہے
غیرمسلموں نے اپنے اندر تبدیلی چا ہی غیر مسلموں نے اپنے اندر تفکر کیا ریسرچ
کی زمین آسمان کے فا رمولوں کو تلا ش کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر علوم ظا
ہر کر دئیے کیوں اس لئے کہ انسان ہر انسان اس کا کو ئی بھی مذہب بر حال
وہ آدم کی اولاد ہے اور آدم کی اولاد ہو نے کی حیثیت سے آدم کے ورثے کا حق دار
ہے اب اس آیت کو پھ پڑھیں لا یغر...قومیں اگر اپنی تبدیکی نہیں چا ہتی اللہ ان
کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے ہمثلاً ایک قوم عروج نہیں چا ہتی ایک قوم دنیا
میں حاکم بن کر نہیں رہنا چا ہتی اللہ تعالیٰ کو کو ئی ضرورت نہیں ہے کیوں
ضرورت نہیں ہے اس لئے ضرورت نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی نعمت کا
کیا ہے ہاس قوم نے نا شکری کی ہے آپ کے پاس کا ئنات کی تفسیر کی کتا ب
موجود ہے آپ کبھی پڑھتے ہی نہیں ہیں اور اگر پڑھتے ہیں تو اس کے اندر
تفکرنہیں کرتے غور نہیں کر تے آپ نے اس کتاب کو مسئلے مسائل حل کر نے کی
کتاب بنا لی ہے کہ آیت الکرسی پڑھو نو کری مل جا ئے گی ہفلاح آیت پڑھ لو تو
بخار اتر جا ئے گا،فلاح آیت پڑھ لو توگھر میں آسیب نہیں ہو گا جا دو ٹونا کا علا ج
ہو گا اللہ تعالیٰ کی رحمت یہ ہے کہ وہ علاج آپ کو ہوجا تا ہے قرآن اس میں
بھی آپ کو رہنما ئی کر تا ہے لیکن اب جس محدود انداز سے آپ قرآ ن سے
استفا ئدے کر تے ہیں ویسے کی قرآن آپ کو فا ئدے پہنچا تا ہے اگر اس محدودیت
سے آپ کا ئناتی تفکر کر اپنا نا لیں اور اپنے اسلاف اپنے بزرگوں کی طرح با رہ
سو سال پیچھے ہٹ کر قرآن کے اندر ریسرج کر یں آپ کو عروج حاصل ہو گا آپ
کی نسلیں سودر جا ئیں گی آپ اس ذلت مسکنت کی مار سے محفوظ ہو جا ئیں
گے لیکن آپ نے قرآن نہیں پڑھا اگر اور مزید قرآن کی علوم کی طرف سے لا
پروائی جا ری رہی تو کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ پل بھر کے مسلمان ہیں ان
کا کیا حشر ہو گااب غور کر یں جہاں دیکھیں مسلمان کٹ رہا ہے، جہاں
دیکھیں مسلمان کٹ رہا ہے ،جہاں دیکھیں مسلمان کٹ رہا ہے ایسا لگتا ہے
مسلمان نہیں بھیڑ بکریاں ہو گئے اب افغانستان میں مسلمان کٹ گیا،
کشمیرمیں مسلمان کٹ گیا، کینیا میں مسلمان کٹ کر رہا ہے ، ایران عراق میں

مسلمان کٹ رہا ہے جس طرف دیکھو بھیڑ بکریوں کی طرح وہ مسلمان کو کا
ٹتے چلے جا رہے ہیں مسلمان بالکل جیسے بکرے قربا نی کے بکر ے جتنے چا ہے
کاٹ دو ان کے اندر کو ئی حس ہی نہیں ہے یہ کیوں ہے اللہ نہیں چا ہتا
مسلمان کٹے اگر اللہ یہ چا ہتا مسلمان ذلیل وخوار ہو کر رہے اور کٹتا رہے
تواللہ تعالیٰ نے ان کے کے اپنے محبوب دوست رحمت العالمین کو جو بھیجا اس لئے
بھیجا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو قرآن کر یم عطا کی اس لئے عطا کی ہے یہ جو
آج مسلمان کا حال ہے جو ذلت اور پر یشانی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ
ہم نے قرآن کے اندر تفکر کر نا چھوڑ دیاخدا کر ے آج کے بعد یہاں جتنے لوگ موجد
ہیں ان میں سے کچھ لوگ ایسے نکلے کہ چو بیس گھنٹے میں ایک گھنٹہ، آدھا
گھنٹہ، بیس منٹ ایسے نکالیں کہ قرآن کی کو ئی آیت پڑھیں اور پھر اس کا تر
جمہ کر یں اور اس کے معنوں پرغور کریں خدا کر ے ایسے بندے یہاں موجود ہوں
جو پیغمبروں کے قصے پڑھیں اور ان پیغمبروں کے قصے میں اللہ تعالیٰ کی بیان کر
دہ حکمت کو تلا ش کر یں حضرت سلیمان کا قصہ اگرآپ پڑھیں گے تو آپ کو پتا
چلے گا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ کے بندے ہو ائوں پر ان کی
حکومت ،جنات پر ان کی حکومت ،پرندوں پر ان کی حکومت ،فرشتوں پر ان کی
حکومت تو جب حضرت سلیمان کا قصہ پڑھیں گے تو اس قصے کے اندر آپ کو کا
ئنات کی تسخیر سے متعلق آیا تیں ملیں گی آپ پڑھیں تو صیحح غور تو کریں جتنا
جتنا غور کریں گے، جتنا جتنا فکر کریں گے ،جتنا جتنا قرآن کا مطا لعہ کر یں
گے ،اللہ تعالیٰ کی امداد آپ کو نصیب ہو گی اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ئی مشکل
کتاب نہیں بنا ئی خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ولقد...ہم نے قرآن کوآسان کر دیا
ہے کوئی سمجھنے والا اللہ تعالیٰ خود چا ہتے ہیں حضور پا ک کے امتی قرآن
کو پڑھیں اس پر غورو فکر کریں روحانی علوم بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس
دعوت کو سامنے رکھتے ہو ئے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اللہ تعالیٰ کی اس دعوت
پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کے در پر دست سوال دراس کر نے آئے خدا کے لئے پڑھو
خدا کے لئے علم حا صل کروپیسے نہیں خرچ کر سکتے عظیمیہ رو حا نی لا ئبری
میں آکرپڑھو مفت پڑھو اس بد نصیبی کے داغ کو دوھو ڈاکوجو قرآن کی محرومی
کی وجہ سے پو ری قوم کے ماتھے پر لگ گیا ہے۔ اس ذلت اور رسوائی سے نکل
جا ئو کہ غیر مسلم اقوام کی مسلمان قوم محکم بن جا ئے کتنا افسوس ہے کتنی
بڑی تکلیف کی بات ہے کہ تسخیری فا رمولے کی کتاب ہمارے پاس ہے ہماری
کتاب ہے اور ہماری کتاب سے غیر مسلم تر قی بھی کر رہے ہیں اور ایجادات
بھی کر رہے ہیں اور ہمیں محکوم بنا رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیق
دے کہ ہم قرآن پاک کو پڑھیں تھوڑا تھوڑا پڑھیں تر جمہ پڑ ھیں اور اس پر
غوروفکر کر یں اس غرو فکر کے نتیجے میں جہاں ذہن اٹکے وہاں عظیمیہ روحا
نی لا ئبری میں تشریف لا ئیں ۔ہم یہ نہیں کر تے ہم بہت بڑی عالم و فاضل
ہیں ہم بھی نہیں کہتے کہ ہم نے کو ئی علم کے جھنڈے گاڑ دئیے ہیں لیکن اتنا
ضرو ر ہے ہمارے اوپر االلہ تعالیٰ کی رحمت ضرور ہے ،ہمارے اوپر سیدنا حضور

علیہم الصلوٰۃوالسلام کی رحمت ضرور ہے ،ہمارے اوپر اولیاء اللہ کی رحمت
ضرور ہے اس رحمت کے سہارے ہم آپ کے درپر یہ سوال کر نے آئے ہیںکہ خدا
کے لئے علم حاصل کرو جہاں علم حاصل ہو وہاں سے علم حاصل کرو اب علم حا
صل نہیں کیا تو اب جو چودہ سو سال کے بعد مسلمان قوم کا حال ہے اس سے
بھی زیادہ بدتر ہو جا ئیے گا جو قوم ضود ہو تباہ بر باد کر نا چا ہتی ہے قرآن
میں اس کی شہادت موجود ہے قوم معاد ،قوم ثمود ، قوم نور ،قوم الروح ،بر باد
ہو گئی صفہ ہاتھ سے نکل گئی کیوں اس لئے کہ اللہ کے پیغام کو نہیں سنا اس
لئے کہ ان قومیں نے خود کو جانوروں کی صفت سے الگ کر نے کی کو شش نہیں
کی بلکہ جا نوروں کی صفوں میں شامل ہو گئی ہوقت بہت زیادہ ہو گیا آپ
حضرات کا بہت شکریہ آپ تشریف لا ئے میری استداہ ہے کہ جس طرح آپ نے
اپنا وقت ضائع کیا یہاں میری باتیں سنی میری گزارشات پر غور و فکر کیا یہاں
سے جا نے کے بعد بھی اپنے گھروں میں قرآن پاک پڑھیں اور غوروفکر کریں اور یہ
بھی غوروفکر کریں کہ انسان صرف مادیت ہی نہیں ہے انسان کے پیچھے ایک اور
زندگی ہے اس مادیت کے پیچھے ایک اور ہے کون آدمی اس بات سے انکار کر سکتا
ہے کہ جو آدمی پیداہو تا ہے وہ مرتا بھی ضرور ہے اور جب مر تا ہے ہا تھ بھی
رہتے ہیں ،پیر بھی رہتے ہیں ،کان بھی رہتے ہیں ، آنکھ بھی رہتی ہیں،دماغ
بھی رہتا ہے لیکن ہاتھ ناک کان آنکھ دماغ سب کچھ ہونے کے با وجود حرکت
نہیں کر تے یہ اس بات کی شہادت ہے کہ جسمانی وجود کی آپنی ذاتی کو ئی
حرکت نہیں ہے اگر جسمانی وجود کی کو ئی حرکت ہو تی تو مر نے کے بعد کو
ئی لا ش اٹھ کر بیٹھ جا تی حرکت صرف روح کی ہے جب تک روح اس جسم کو
سنبھا لے رہتی ہے آدمی حرکت کر تا ہے اور جب روح اس جسم سے اپنارشتہ توڑ
لیتی ہے تو آدمی کی حرکت ختم ہو جا تی ہے ہر آدمی نے مر دے لوگوں کو دیکھا
ہے باپ بھی مر تے ہیں دادا بھی مر تے ہیں عزیز رشتہ دار بھی مر تے ہیں کبھی
آپ نے دیکھا ہے کسی مردے نے اٹھ کر یہ کہا ہو کہ بھئی تم مجھے گڈے میں کیوں
دفن کر رہے ہو ،کبھی کسی مر دے نے یہ کہا ہے کبھی نہالاتے وقت جو کروٹ دے
رہے ہومجھے بڑی تکلیف ہو رہی ہے آرام سے کروٹ دو ثابت ہوا مادی جسم کو
ئی اپنی حر کت نہیں ہے مادی جسم کی کوم ئی اپنی ذاتی زندگی کو ئی معنی
نہیں رکھتی روح اگر ہے تو مادی جسم کی حر کت ہے روح اگر نہیں تو حرکت تو
دور مادی جسم میں ہی ختم ہو جا ئے گا ہآپ قبر میں ال دیجئے ایک ہفتے کے
بعد قبر کھولئے وہاں وجود مٹی ہو جا تا ہے گل جا تا ہے سڑ جا تا ہے ہاب ایک
یہ بات پتا چلی انسانی جو مادی جسم ہے وہ ایک میڈیم ہے روح کے لئے روح اپنا
مظا ہرہ کسی نہ کسی مادی جسم میں کر تی ہے یہ اصل روح ہے تو جب تک
آدمی اپنی اصل سے واقف نہیں ہو تا تو ظا ہر ہے وہ جاہل ہے ظاہر ہے اپنی
اصل سے واقفیت کے لئے ، اپنی روح سے واقفیت کے لئے ، اپنی انا سے واقفیت کے
لئے جہاں عبادات ہیں نماز ہے حج ہے روزہ ہے وہاں ایک آپ حضرات رات کو
سونے سے پہلے میں جو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے انسان کو خلا ء سے بنایا

ہے پتلا بنایا ہے اور اس پتلے کے اندر ونفخت...اپنی روح ڈال دی اگر کو ئی بندہ
اپنی روح سے واقف ہو جا تا ہے روح اللہ کے اندر سے آئی ہے تو ؤدم کو بھی تو
اللہ نے بنایا ہے اور جب آپ اللہ سے واقف ہو جا ئیں گے تو روح بھی آپ کے
سامنے آجا ئے گی اور قرآن کے اندر جو اللہ کی با تیں ہیں وہ بھی روشن اور
واضع ہو کر آپ کے سامنے آجا ئے گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیق عطا کر ے کہ
ہم سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃو السلام کے صیحح امتی بنے اللہ تعالیٰ ہمیں تو
فیق دے کہ ہم قرآنی علوم سیکھیں اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت اور تو فیق دے کہ ہم
اپنی اصل سے واقفیت حاصل کر نے کے لئے جدوجہد اورکو شش کر یں والذین جھا
دو ...اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو بندے مجھے ڈھونڈنے کے لئے مجھے تلا ش کر نے
کے لئے میرے قریبآنے کے لئے جدو جہد کر تا ہے کو شش کر تا ہے میں نے اپنے اوپر
لازم کر لیا میں اسے راستے دیکھا ئوں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں وفی
الفسکون ...دیکھئے اللہ تعالیٰ اپنی قربت کا اظہار فرما رہے ہیں وہ کہتے ہیں
میرے بندوں میں تو تمہارے اندر ہوں وفی الفسکون ...میں تمہارے اندر ہوں افلا
تبصرون ...عجیب بات ہے تم مجھے دیکھتے ہی نہیں وفی اافلا تبصرون ...کہ میں
تمہارے اندر ہوں تم مجھے دیکھتے ہی نہیں ہو تو یہ اندر دیکھنا اللہ تعالیٰ کو
تلاش کر نا اللہ تعالیٰ کے لئے جدو جہد اور کو شش کر نا اس کو روحانیت میں
مرا قبہ کہا جا تا ہے یعنی غوروفکر کر نا کنسٹریشن کر نا ذہن کو ایک نقطے پر
مر کوز کر ناان سب کے معنی مفہوم یہ ہے کہ مرا قبہ آپ کر یں اللہ کو تلا ش
کر یں اپنے آپ کو تلا ش کر یں سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے صیحح
امتی ہو نے کو تلاش کر یں اللہ تعالیٰ یہ تو فیق دی سب کو اس میں کو ئی
ایسی بات نہیں ہے کو ئی مخصوص لوگ ہیںوہی یہ کام کر سکتے ہیں روح ہر
آدمی میں روح ہے ماشا اللہ یہاں اتنے سارے لوگ بیٹھے ہو ئے ہیں کیا کو ئی ایک
فردیہ کہہ سکتا ہے اس کے اندر روح نہیں ہے کیا کو ئی ایک فرد یہ کہہ سکتا
ہے کہ وہ آدم کی اولاد نہیں ہے کہ یہاں بیٹھا ہو اک وئی فرد یہ کہہ سکتا ہے
کہ آدم کی اولاد ہو نے کی حیثیت سے اس کو آدم کا ورثہ منتقل نہیں ہوا کیا کو
ئی ایک آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کے پاس اللہ کی کتا ب نہیں ہے کیا کو ئی
بندہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول اللہ ﷺکو آپ کا
سرپرست بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے ہم کیسے نا لا ئق ہیں کہ اپنے سرپرست
پر ذکر تو کر تے ہیں اپنے سر پر ست پر دورد بھی بھیجتے ہیں ،اپنی سرپرست کے
لئے محفل بھی سجا ئی جا تی ہے ،لیکن اپنے سرپر ست کی تعلیمات حاصل نہیں
ہے ،اپنے سر پر ست کے ورثہ کو حاصل نہیں کر سکے اور یہی محرومی ہے جس
کی وجہ سے مسلمان ذلیل ہے مسکین ہے پر یشان ہے ،بدحال ہے اگر ہم اپنے
سرپر ست کی تعلیمات پر غور کر یں سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی
اخلاق حسنہ پر خود کو اس طرح ڈھا ل دیں کہ ہمارے اندر حضور پاک ﷺ کا اخلا
ق نظر آئے اگر ہم آپس میں لڑنا بھڑنا چھوڑ دیں ،تفرقوں نے نجات پا جا ئیں کتنی
عجیب بات ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وتحصل و ...کہ اللہ کی رسی کو متحد

ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑلوآپس میں تفرکے نہ ڈالو حکم اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں آپس میں تفرکے نہ ڈالو ۔کسی بد نصیبی ہے کہ مسلمان کی پہچان ہی
تفرکوں سے ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور پاک ﷺ کے ارشاد کے مطا بق قل مسلمین
اخوت ... مسلمان آپس میں بھا ئی بھا ئی ہیں ،آپس میں پیار اور محبت سے
رہنے کا جذبہ عطا فرما ئیںتفرکوں سے محفوظ رکھیں اور قرآن پاک کی تعلیمات
پر عمل کر نے کی تو فیق عطا فرما ئے ۔آپ سب حضرات کا بہت شکر یہ آپ
تشریف لا ئے میں آپ کے لئے دعا کرو ں گا آپ میرے لئے دعا کر یں خدا حافظ ۔
اختتام